نقش آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم راشد الحق سمیع حقانی

سرحد حکومت اور عسکری قوتوں کے درمیان نئی جنگ کا انجام کیا ہوگا؟

بدقسمت ارض وطن کا چپہ چپہ آگ وخون اور بدامنی کا کافی عرصہ سے شدید شکار ہے لیکن خصوصاً صوبہ سرحد کے لہلہاتے کھیت' سرسبز میدان' خوبصورت کوہسار اور بدقسمت باسی ان دنوں شدید ترین بحرانوں کی زد میں ہیں۔ ہر صبح کا سورج ان کے لئے ایک نئی آزمائش اور ایک نئی مصیبت کا پیغام لے کر طلوع ہو رہا ہے۔ بدامنی' اقتصادی ومعاشی ابتری اور آئے روز کے فوجی آپریشن اور بم دھماکوں نے انہیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔ ۱۸ رفروری کے الیکشن کے بعد عوام یہ سمجھ رہے تھے کہ اب پرویزی دور کی سیاہ رات ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے گی اور پاکستان اپنی آزاد وخود مختار حیثیت کو پھر سے بحال کر کے دنیا کے سامنے ایک آزاد مملکت سے دوبارہ سرگرم عمل ہوجائے گا۔ لیکن افسوس کہ ہم غلامی کے ایک اور تاریک تر دور میں دوبارہ داخل ہوگئے ہیں اور دور دور تک نئے حکمرانوں کے ہاتھوں صبح امید کے آثار وقرائن نظر نہیں آرہے' اور لوگ مایوسی کی طرف واپس ہو رہے ہیں۔ ؎ کوئی امید بر نہیں آتی کوئی صورت نظر نہیں آتی

صوبہ سرحد میں اے این پی جو اپنے طور پر عدم تشدد کے فلسفے کی علمبردار جماعت کہلانا پسند کرتی ہے اور ابتداء میں اس نے فوجی آپریشنوں کی بجائے طالبان اور دیگر مسلح گروپوں سے مذاکرات کامیابی سے کئے بھی اور اس کیساتھ ساتھ انہوں نے معروف دینی تحریک کے روح رواں اور قائد مولانا صوفی محمد کو جذبہ خیر سگالی کے طور پر رہا بھی کیا جسکے نتیجہ میں صوبہ سرحد کے مصیبت زدہ لوگوں کو اس بات کا یقین ہوگیا تھا کہ نئی حکومت ہوسکتا ہے کہ امن وامان کے قیام کیلئے کوئی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرے' لیکن یہ سب کچھ اس وقت خوفناک منظر میں بدل گیا جب ہنگو کے علاقے میں خوفناک فوجی آپریشن شروع کیا گیا' پھر دیکھتے ہی دیکھتے سوات میں بھی ان دنوں دونوں فریقین کے درمیان جنگ شروع ہوگئی ہے جسکے نتیجہ میں اب تک درجنوں افراد دونوں طرف سے قتل کئے گئے۔ حکومت عسکریت پسندوں (جنہیں جان بوجھ کر طالبان کا نام دیا جاتا ہے) اور وہاں کے مقامی مسلح افراد کے خلاف وحشیانہ طاقت استعمال کر رہی ہے' جسکے نتیجہ میں بے گناہ عام شہری اور انکی کروڑوں کی املاک بھی ضائع ہو رہی ہیں۔ کاروباری صورتحال پہلے ہی عرصہ دراز سے وہاں پر دگرگوں تھی اب نئی جنگ کے باعث یہ حسین وادی ایک بار پھر آگ وخون میں دھکیل دی گئی ہے۔ دونوں فریقین ایک دوسرے پر معاہدوں کی خلاف ورزی کا الزام لگا رہے ہیں اور نفرت وانتقام کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ دوبارہ شروع ہوگیا ہے۔ لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ حالات اور امن وامان کی صورتحال پہلے کی نسبت قدرے بہتر تھی اچانک ان میں تیزی وزیر اعظم کے دورہ امریکہ سے پہلے شروع ہوگئی اور پھر دورۂ امریکہ کے دوران ہی امریکیوں نے

میزائل داغے اور بمباری کی اور پاکستان نے بھی فوجی آپریشن شروع کردیا۔ یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں کہ جب بھی امریکی عہدیدار پاکستان آتے ہیں یا پاکستانی حکمران امریکی آقاؤں کے دربار میں سجدہ ریز ہونے کیلئے جاتے ہیں تو کچھ پاکستانیوں کے خون کی قربانی اس مقصد کے حصول کیلئے ضرور دی جاتی ہے۔ امریکی طیارے آئے روز پاکستانی حدود میں آکر جس جگہ کو نشانہ بنانا چاہتے ہیں آرام سے درجنوں افراد کو بمباری کے ذریعہ شہید کر کے واپس چلے جاتے ہیں۔ کوئی روک ٹوک پاکستانی فوجیوں اور حکمرانوں کی جانب سے نہیں ہے۔ پاکستانی قوم کی بدقسمتی اور بدنصیبی اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ ان کے اپنے ہی لیڈر اور حکمران ان کے خون کے پیاسے اور ان کے مقدر کے سوداگر ہیں۔ پیپلز پارٹی اور اس کے اتحادیوں نے بھی ان کے زخموں میں مرہم کے بجائے بارود اور آگ دوبارہ بھر دی ہے۔ ہماری ناقص نظر میں مستقبل قریب میں صوبہ سرحد کو خصوصاً ایک بڑی خطرناک جنگ کے شعلوں میں دھکیلنے کی سازشیں پوری طرح تیار ہوچکی ہیں۔ جنگ کے شعلے جو فاٹا کے سات ایجنسیوں میں بڑھکائے گئے تھے اب آہستہ آہستہ سیٹل ایریا میں بھی منتقل ہوگئے ہیں' امریکہ کے نئے صدارتی امیدوار باراک اوباما جو کہ پاکستان اور خصوصاً صوبہ سرحد اور اسکے فاٹا کے علاقوں میں براہ راست آپریشن پر بار بار اپنے خبث باطن کا اظہار کر رہے ہیں' اپنے شیطانی ایجنڈے پر عمل درآمد کے اعلانات کر رہے ہیں۔ پھر سیاسی و انتظامی امور کے نادارد وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے یہ کہہ کر اس کیلئے زمین بھی ہموار کردی ہے کہ ''دوسرا نائن الیون کا واقعہ اگر امریکہ میں ہوا تو اس کی ذمہ داری اور اس کی تمام تیاری ہمارے صوبہ سرحد اور فاٹا کے علاقوں میں ہوگی اور غیر ملکی جنگجو اور القاعدہ کی اہم قیادت فاٹا کے قبائلی علاقوں میں روپوش ہے۔'' کیا کوئی بھی ذی العقل انسان اور حکمران اس قسم کا غیر دانشمندانہ بیان دے سکتا ہے؟ ضرور اسکے پیچھے کوئی بہت بڑی سازش پنہاں ہے۔ جسکے کچھ ''نتائج'' امریکی یاترا کے فوراً بعد صوبہ سرحد کے باسی بھگتنا شروع ہوگئے ہیں۔ معلوم نہیں کہ پاکستانی قوم اور خصوصاً صوبہ سرحد کے عوام کا مستقبل کیا ہوگا؟ اے این پی کی بھی امریکی آقا سے رسم وراہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں اور اسکے ساتھ ساتھ ایم ایم اے کا کردار جو پہلے بھی متنازعہ تھا اور موجودہ نازک صورتحال میں اسکی قیادت کی سرگرمیاں متنازعہ بیانات اور مغربی دورے مزید شکوک وشبہات کا باعث ہوگئے ہیں۔ اسکے علاوہ باقی مذہبی قیادت بھی جو ایم ایم اے کی سازشوں اور کرتوتوں کی وجہ سے حیران وششدر ہے اور کسی راہ نجات کی تلاش میں ہے۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کی اعلیٰ قیادت بیرون ملک عیش وطرب کے دن گزار رہی ہے اور مرکزی حکومت اپنی نااہلیت کے باعث شدید افراتفری اور بدانتظامی کا شکار ہے اور اپنی بقاء کا راز امریکہ کی غلامی اور سابقہ خارجہ پالیسیوں میں تلاش کر رہی ہے اور باقی وزراء اور اراکین پارلیمنٹ کو اپنے اپنے ''دھندوں'' سے ہوش نہیں۔ وادی تیہ میں حیراں وسرگرداں پھنسے کارواں کیلئے کوئی رہنما اور کوئی مسیحا دور دور تک نظر نہیں آتا۔ لگتا ہے کہ پاکستانی قوم کا کوئی والی وارث اور حکمراں شروع سے ہے ہی نہیں۔ ایسے مایوس کن حالات میں صرف اور صرف اللہ رب العزت سے ہی امن وسلامتی کی التجا و دعا ہے۔

؎ وطن کی فکر کر ناداں قیامت آنے والی ہے ۔ تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں